FOR IMMEDIATE RELEASE

اے ایس- 248 - 2007

23 اکتوبر 2007ء

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی جانب سے جاری کیا گیا بیان

پاکستان: پولیس افسروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی جنہوں نے 8 افراد کو کئی روز تک حراست میں رکھ کر تشدد کا نشانہ بنایا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پولیس افسروں کے خلاف جو پیر جو گوٹھ، ضلع خیر پور، سندھ کے 8 افراد کو تین مختلف پولیس اسٹیشنوں میں اپنی حراست میں رکھ کر تشدد کا نشانہ بنانے میں ملوث ہیں اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی حالانکہ اس معاملے کی تحقیقات کیلئے کمیٹی کی تشکیل کو دو ماہ گزر چکے ہیں۔ کمیٹی اس لئے اب تک تحقیقات مکمل نہیں کر سکی کیونکہ ایڈیشنل سیشن جج، خیر پور چھٹی پر ہیں جبکہ سندھ پولیس متاثرہ خاندانوں کو ملزم پولیس افسروں کے خلاف مقدمات واپس لینے کیلئے دھمکیاں دے رہی ہے۔

پولیس کے ظلم کا شکار ہونے والے 8 افراد 15 جولائی 2007ء کو دیگر 13 افراد کے ساتھ مل کر ایک موٹر سائیکل چھیننے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ انہیں کوٹ ڈیجی، گندھاؤ اور سرواہ پولیس اسٹیشنوں میں ان کے اسٹیشن ہیڈ افسروں نے اپنے افسر انچارج ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) کی نگرانی میں انتہائی بے رحمانہ تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ ان افراد کے خلاف سب سے پہلے ایک لڑکی کے ساتھ زنا کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا اور جب لڑکی نے عدالت کے سامنے اس بات کی تردید کی کہ ان میں سے کسی شخص نے اس کے ساتھ زنا کیا اور نہ ہی وہ کسی ملزم کو جانتی ہے تو زنا کا مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

ملک بھر کے ذرائع ابلاغ نے اس معاملے کی تفصیلات رپورٹ کیں اور مقدمے کے مطابق جوان پولیس افسروں کے خلاف داخل کیا گیا تھا متاثرہ افراد کو موٹر سائیکل چھیننے کا اعتراف کرانے کی غرض سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان افراد کو تشدد کے دوران مکمل طور پر برہنہ کر کے کتوں اور جنگلی ریچھوں جیسی حرکات کرنے اور ایک دوسرے کو کاٹنے پر بھی مجبور کیا گیا تھا۔ برائے مہربانی مزید تفصیلات کیلئے ہماری ارجنٹ اپیل ملاحظہ فرمائیے؛

http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2533/ and

http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2539/

الزام عائد کیا جاتا ہے کہ متاثرہ افراد کے خلاف مقدمہ علاقے کے ایک طاقتور شخص محمد علی شاہ نے درج کرایا تھا جسے ایک صوبائی

وزیر اور رملک کی ایک با اثر مذہبی وسیاسی شخصیت کے صاحبزادے صبغت اللہ راشدی کی سرپرستی حاصل ہے۔ ذرائع ابلاغ میں کہا جا رہا ہے کہ ملزم پولیس افسروں کے خلاف کارروائی نہ کئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ افسران پیر جوگوٹھ کے مذہبی افراد کے حق میں انتخابی دھاندلیاں کرنے کا اچھا ریکارڈ رکھتے ہیں۔

اخبارات میں خبروں کی اشاعت اور ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کی مداخلت کے بعد حکومت سندھ نے اگست 2007ء میں ایڈیشنل سیشن جج ضلع خیرپور جناب عبدالحمید قریشی کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی تاکہ ملزم پولیس افسروں کی تحویل میں تشدد کے معاملے کی تحقیقات کی جا سکے لیکن اگست سے اب تک تحقیقاتی افسر نے معاملے کی تحقیقات ہی شروع نہیں کی بلکہ وہ محض متاثرین کے بیان قلمبند کرنے کے بعد بیماری کی چھٹی پر چلے گئے۔ انہیں چھٹی کے دوران حکومت سندھ نے ترقی دے کر سیشن جج خیرپور بنا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں یہ ترقی ایک مذہبی شخصیت کی ہدایت پر انعام کے طور پر دی گئی۔

یہ بات اے ایچ آر سی کے علم میں آئی ہے کہ پولیس افسران صرف متاثرین کو ہی نہیں بلکہ اس معاملے میں دلچسپی لینے والے مقامی صحافیوں کو بھی روایتی انداز میں دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایشین ہیومن رائٹس کمیشن حکومت سندھ کی جانب سے پولیس افسروں کو ان کے گھناؤنے جرائم کے باوجود معافی دینے کی مذمت کرتا ہے۔ اے ایچ آر سی مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ملزمان کی گرفتاری کیلئے فوری اقدامات کرے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق مقدمہ فوری طور پر درج کیا جائے۔ متاثرین کو معاوضہ ادا کیا جائے اور ملزمان کو سزا سے معافی دیئے جانے کے معاملے کی بھی تحقیقات کرائی جائے۔

###

اے ایچ آر سی کے بارے میں: ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ایک علاقائی غیر سرکاری ادارہ ہے جو ایشیا میں انسانی حقوق کے مسائل پر نظر رکھتا اور رائے عامہ ہموار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ یہ گروپ جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے 1984ء میں قائم ہوا تھا۔

###

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367